© rasailojaraid.com

ماشاء اللہ ۔

کافی عرصہ سے یہ سوچ رہا تھا کہ اپنے ذہنی اشکالات کو کسی کے سامنے رکھا جائے۔ اور ذہنی و قلبی اطمینان حاصل کیا جائے۔

جماعت کا رکن ہونے کے باوجود، اس وقت جماعت کا کام کرنے کو قطعاً بھی دل نہیں چاہ رہا۔ حالیہ شکست نے دل کو بُری طرح زخمی کیا۔ یہ زخم تو بھر جاتے، تنظیمی دراڑوں نے ارادوں میں مزید شگاف پیدا کر دیا ہے۔ رہی سہی کسر مقام اور حلقہ کی سست، مُردہ اور روایت پسند قیادت اور بوجھل تنظیم نکال دیتی ہے۔ لگتا ہے سارے جذبات سرد خانے کے نذر ہو گئے ہیں۔ ایک گہری مایوسی نے ہر چار جانب اپنا سایہ کیا ہوا ہے۔ ذہن میں سوالات گھومتے رہتے ہیں کہ کیا جماعت کی قیادت (ہر سطح کی) مقامی قیادت بن چکی ہے؟ کیا جماعت پچاس سال کی جدوجہد کے بعد آگے کی طرف بڑھی ہے؟ کیا کام کے اس انداز کے ذریعے اسلامی انقلاب ہمارے ملک میں دستک دے سکے گا؟ مختلف دنیوی حاجات مثلاً روزگار، صحت اور تعلیم وغیرہ کے لیے قرآنی اور غیر قرآنی دعاؤں کا اہتمام کیا حیثیت رکھتا ہے۔ آیا یہ طرز حضور اکرمؐ اور صحابہؓ سے ثابت ہے؟

ا۔ مایوسی ایک زبردست وسوسہ ہے۔ اس کا ایک ہی علاج ہے، وہ ہے اعتصام باللہ اور اللہ کی پناہ۔ دلائل کے انبار سے بھی وساوس کے تار و پود نہیں ٹوٹتے۔ رب الناس، ملک الناس، الٰہ الناس کی پناہ میں آتے ہی سارے وساوس کے تاریک سائے چھٹ جاتے ہیں، کہ وہ نور السمٰوٰت والارض ہے۔ وسوسہ کیا ہے؟ ایک خیال --- تحریک کا کام کیوں کروں، یہ دل میں اٹھنے والی سوچ ہے۔ جو سوالات آپ کے ذہن میں گونجتے رہتے ہیں، ان میں سے ہر ایک کا جواب ممکن ہے، لیکن ضروری نہیں کہ وہ جواب آپ کے لیے شافی ہو۔ جب دائیں بائیں، آگے پیچھے سے شیطان حملہ آور ہو رہا ہو، تو اس کے خلاف سب سے مضبوط دفاع اور سب سے کارگر حملہ، یادِ الٰہی ہے۔ آپ یہ سوچیں کہ کیا دعوت الی اللہ اور اقامت دین کے لیے جدوجہد، اللہ نے میرے اوپر فرض کی ہے؟ آپ کا دل مطمئن ہو، تو فرض کی ادائیگی میں اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ قیادت کیسی ہے، وقت کتنا لگے گا۔

آپ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کیا پوچھے گا۔ کیا یہ کہ تمھاری قیادت مثالی کیوں نہ تھی؟ کیا یہ کہ ۵۰ سال میں بھی کامیابی کے آثار کیوں نمودار نہ ہوئے؟ یا یہ کہ جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا اس کو تم نے اپنے فرائض ادا کرنے میں کہاں تک لگایا؟

آپ کے سارے احساسات صحیح بھی ہوں، تو بھی آپ کے پاس اپنے رب کے لیے عذر ہونا

© rasailojaraid.com